آؤ، خود دیکھ لو 1

فضل پر فضل

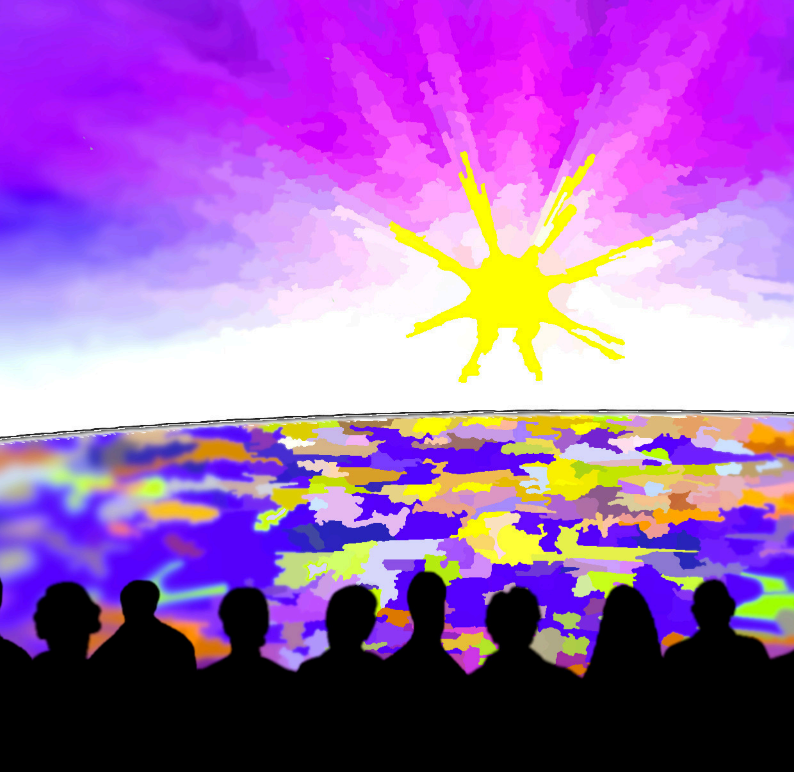

fazal par fazal

Grace Upon Grace

by Bakhtullah

[Ao, Khud Dekh Lo 1]

(Urdu—Persian script)

© 2023 www.chashmamedia.org

published and printed by
Good Word, New Delhi

The title cover is a collage of
u_bwnedbuxc1 https://pixabay.com/photos/sunrise-world-earth-space-planet-8178734/;
Placidplace https://pixabay.com/illustrations/crowd-people-silhouette-audience-7112474/.

Bible quotations are from UGV.

for enquiries or to request more copies:
askandanswer786@gmail.com

فہرست

کلام نے سب کچھ پیدا کیا	1
کلام زندہ کرتا ہے	3
کلام روشن کرتا ہے	4
کلام کے ٹھوس گواہ	6
کلام ہمیں خدا کے فرزند بنا دیتا ہے	7
کلام ہمارے واسطے انسان بن گیا	9
شریعت یا مسیح کا فضل؟	11
انجیل، یوحنا 1:1-18	13

کلام نے سب کچھ پیدا کیا

یوحنا کی انجیل کی پہلی بات ہمیں چونکا دیتی ہے۔ لکھا ہے،

> ابتدا میں کلام تھا۔ کلام اللہ کے ساتھ تھا اور کلام اللہ تھا۔ (یوحنا 1:1)

◄ جب ہم خدا کا کلام کہتے ہیں تو ہم کیا کہنا چاہتے ہیں؟

ہر وہ بات جو خدا فرماتا ہے۔

لیکن یہاں یہ بنیادی بات ایک اَور خیال سے جُڑ گئی ہے۔ ایک خیال جو انقلابی ہے۔ کلام ایک ہستی ہے۔ ایک ہستی جس کا خدا سے تعلق قریب ترین ہے۔ ہستی کا نام عیسیٰ مسیح ہے۔

◄ یہ کلام جو عیسیٰ مسیح ہے کب سے ہے؟

وہ ابتدا ہی سے ہے۔ ازل سے۔

- ◄ **یہ کلام کہاں تھا ؟**

خدا کے ساتھ۔

- ◄ **کلام کیا تھا ؟**

خدا تھا۔

- ◄ **اِس کا کیا مطلب ہے؟**

خدا جب کچھ فرماتا ہے تو اپنے کلام کے وسیلے سے۔ تب ہی وہ پیدا ہو جاتا ہے۔

غور کریں: یہ نہیں لکھا ہے کہ اللہ کلام ہے بلکہ یہ کہ کلام، اللہ ہے۔ کلام خدا کی ذات میں شریک ہے مگر خدا کی پوری ذات کلام کی ذات پر محدود نہیں ہے۔ خدا باپ ہے اور خدا فرزند ہے، مگر باپ فرزند نہیں ہے۔

- ◄ **لیکن یوحنا یہ بات کیوں کرتا ہے؟ کیا یہ صرف کسی فلاسفر کا خیالی پلاؤ ہے؟ جس کا ہمارے ساتھ کوئی خاص تعلق نہیں ہے؟**

نہیں۔ اِس کا تعلق ہم سب کے ساتھ ہے۔ مجھ سے اور آپ سے بھی۔ پہلی بات، یوحنا فرماتا ہے کہ

> سب کچھ کلام کے وسیلے سے پیدا ہوا۔ مخلوقات کی ایک بھی چیز اُس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی۔ (یوحنا 3:1)

خدا نے فرمایا تو سب کچھ پیدا ہوا۔ اُس کے کلام سے سب کچھ پیدا ہوا۔ یہی عیسیٰ مسیح کا پہلا کام ہے۔

کلام زندہ کرتا ہے

لیکن کلام کا کام اُس وقت نہ رُکا۔ اُس وقت سے اُس کا کام جاری رہتا ہے۔ لکھا ہے،

> اُس میں زندگی تھی، اور یہ زندگی انسانوں کا نور تھی۔
>
> (یوحنا 4:1)

ہم لائٹ بلب بنا سکتے ہیں۔ لیکن وہ اُس وقت جلے گا جب بجلی ملے۔ بجلی بند کریں تو لائٹ بھی بند۔ دُنیا بھی اپنی طاقت سے زندہ نہیں رہ

سکتی۔ خدا کا کلام وہ بجلی ہے جو ہر لمحے اُسے زندہ رکھتی ہے۔ اگر یہ زندگی نہ ہوتی تو دُنیا ایک دم ختم ہو جاتی۔

ہم سبھوں کا دم ایک دن نکل جائے گا۔ مگر عیسیٰ مسیح ہمیں ایک اَور قسم کی زندگی دے سکتا ہے: ابدی زندگی۔ وہ زندگی جو ہمیں جنت میں رہنے کے قابل بنا دیتی ہے۔

◄ کیا آپ کو یہ ابدی زندگی حاصل ہے؟

کلام روشن کرتا ہے

عیسیٰ مسیح نہ صرف ابدی زندگی دیتا ہے۔ وہ ہمیں نور بھی پہنچاتا ہے۔

◄ اِس کا کیا مطلب ہے؟

اُس کی زندگی بجلی جیسی ہے جبکہ نور بلب کی روشنی جیسا ہے۔ بجلی ملتے ہی بلب روشن ہو جاتا ہے۔ لیکن نور روشنی سے فرق ہوتا ہے۔ یہ وہ روحانی روشنی ہے جو انسان کے دل کو روشن کر دیتا ہے۔ اِس لئے اگلی آیت میں لکھا ہے:

> یہ نور تاریکی میں چمکتا ہے، اور تاریکی نے اُس پر قابو نہ پایا۔ (یوحنا 1:5)

اندھیرے میں بتی جلائی تو کمرا ایک دم روشن ہو جاتا ہے۔ تب انسان کونے کونے تک سب کچھ دیکھ سکتا ہے۔ وہ قرینے سے سجی ہوئی میز کو بھی دیکھ سکتا ہے اور دیوار سے چِپکے ہوئے تلچٹّے کو بھی۔ مگر تلچٹّا تیز روشنی پسند نہیں کرتا۔ اُسے دیکھتے ہی وہ بھاگ کر کسی اندھیری جگہ میں چھپ جاتا ہے۔

نور کا یہی اثر ہے۔ انسان کا دل روشن ہو جائے تو بہت کچھ ظاہر ہو جاتا ہے۔

◄ کیا آپ کی آنکھیں اِس نور سے روشن ہو گئی ہیں؟

نور کے سامنے ناپاک چیزیں بھاگ جاتی ہیں۔ نور ظاہر کرتا ہے کہ انسان ناپاک ہے۔ کہ وہ اپنی طاقت سے پاک صاف نہیں ہو سکتا۔ اُسے سمجھ آتی ہے کہ اِس منزل تک پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ مَیں پاک ہو جاؤں۔ کہ میری زندگی میں گناہ کے تلچٹّے دُور ہو جائیں۔ مَیں

یوں گناہوں میں اُلجھا ہوا جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ مجھے مسیح کے تیز نور کی ضرورت ہے جو مجھے اِس گندی حالت سے آزاد کرے۔

کلام کے ٹھوس گواہ

◄ لیکن یہ نور کس طرح ظاہر ہوا ؟

یوحنا فرماتا ہے،

> ایک دن اللہ نے اپنا پیغمبر بھیج دیا، ایک آدمی جس کا نام یحییٰ تھا۔ وہ نور کی گواہی دینے کے لئے آیا۔ مقصد یہ تھا کہ لوگ اُس کی گواہی کی بنا پر ایمان لائیں۔ (یوحنا 1:6)

◄ خدا نے اپنے پیغمبر یحییٰ کو بھیج دیا۔ کیوں بھیج دیا؟

اُسے نور کی گواہی دینی تھی۔

اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ انجیل کا فرمان ٹھوس ہے۔

◄ کیوں؟

انجیل اِس لئے ٹھوس ہے کہ اُس کے لاتعداد گواہ ہیں۔ یحییٰ نبی اِس کا ایک ٹھوس گواہ تھا۔ اُسے بھیج دیا گیا تاکہ وہ نور کے آنے سے پہلے پہلے گواہی دے کہ جس نور کی پیش گوئی بار بار کی گئی ہے وہ جلد ہی آنے کو ہے۔ اب عیسیٰ مسیح آنے کو ہے۔ نور کی آمد کے بعد بھی سینکڑوں لوگ اُس کی باتوں اور کاموں کے گواہ ہوئے، اور پہلے گواہوں نے یہ گواہیاں انجیل کی صورت میں قلم بند کیں۔

کلام ہمیں خدا کے فرزند بنا دیتا ہے

عیسیٰ مسیح کلام ہے جس کے وسیلے سے دُنیا پیدا ہوئی۔ وہ ہمیں زندگی اور نور پہنچا دیتا ہے۔

◄ **کیا یہ خوشی کی بات نہیں ہے؟**

ضرور۔ لیکن افسوس، سب نے اُسے قبول نہ کیا۔ لیکن کچھ اِس نور سے روشن ہوئے۔ لکھا ہے،

کچھ اُسے قبول کرکے اُس کے نام پر ایمان لائے۔
اُنہیں اُس نے اللّٰہ کے فرزند بننے کا حق بخش دیا۔

(یوحنا 12:1)

یہ ایک راز ہے کہ بہت سارے لوگ اُس پر ایمان نہیں لاتے۔ لیکن جنہیں وہ ایمان لانے کی توفیق بخش دیتا ہے وہ نور سے روشن ہو جاتے ہیں۔ اُنہیں ابدی زندگی ملتی ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ خدا کے فرزند بھی بن جاتے ہیں۔ اُس کے خاندان کے بھائی بہنیں۔

◄ کس طرح؟

لکھا ہے کہ وہ ایسے فرزند ہیں

جو نہ فطری طور پر، نہ کسی انسان یا مرد کے منصوبے
سے پیدا ہوئے بلکہ اللّٰہ سے۔ (یوحنا 13:1)

مطلب ہے اِس میں نہ انسان کا ہاتھ ہے، نہ اُس کی مرضی۔ یہ خدا کی طرف سے ایک روحانی کام ہے۔ ظاہر ہے کہ خدا کے ساتھ رشتہ

کبھی فطری یا انسان کے ہاتھ سے قائم نہیں ہو سکتا۔ غرض خدا ہی ہمیں اپنے فرزند بنا دیتا ہے، اور یہ ایک روحانی رشتہ ہے۔

کلام ہمارے واسطے انسان بن گیا

► لیکن یہ رشتہ کس طرح قائم ہو جاتا ہے؟

یوحنا فرماتا ہے،

> کلام انسان بن کر ہمارے درمیان رہائش پذیر ہوا اور ہم نے اُس کے جلال کا مشاہدہ کیا۔ وہ فضل اور سچائی سے معمور تھا اور اُس کا جلال باپ کے اکلوتے فرزند کا سا تھا۔ (یوحنا 14:1)

عیسیٰ مسیح ازل سے خدا باپ کا اکلوتا فرزند ہے۔ اُس سے سب کچھ پیدا ہوا، اور وہ دُنیا کی زندگی اور نور ہے۔ اُس نے دُنیا کی خراب حالت دیکھی تو رنجیدہ ہوا۔ ہر طرف دھوکا ہی دھوکا۔ ہر طرف لُوٹ کھسوٹ۔ انسان خدا سے دُور، بہت دُور ہو گیا تھا۔

► اب وہ کیا کرے؟

وہ ہم سب کو ختم کر سکتا تھا۔ لیکن اُس نے ایسا نہ کیا۔ اُسے ہم پر رحم آیا، اور اُس نے کچھ اَور کیا۔

► کیا کِیا؟

وہ انسان بن کر ہمارے درمیان آ بسا۔ وہ پوری طرح انسان بن گیا۔ اُس کا گوشت اور خون تھا۔ وہ درد اور دُکھ محسوس کر سکتا تھا۔ گو وہ کلام تھا تو بھی اُس نے انسان کی فطرت اپنا لی۔ جو بے گناہ تھا وہ انسان بن گیا۔ اُس نے ہمارے واسطے اپنی جان دی تاکہ ہم خدا کے فرزند بن جائیں۔

جس کا ترجمہ رہائش پذیر سے ہوا ہے اُس کا لفظی ترجمہ تمبو لگانا ہے: کلام نے ہمارے درمیان تمبو لگایا۔

► یوحنا یہ کیوں فرماتا ہے؟

صدیوں پہلے خدا نے سینا پہاڑ پر موسیٰ پر شریعت نازل کی تھی۔ جب موسیٰ پہاڑ سے اُترا تو اُس وقت اُس کی جِلد شریعت کے جلال سے چمک رہی تھی۔ یہ دیکھ کر لوگ ڈر گئے۔ موسیٰ کو اپنے چہرے پر نقاب ڈالنا پڑا۔ اُس نے پہاڑ کے دامن میں ایک تنبو

لگایا جس کا نام اُس نے ملاقات کا خیمہ رکھا۔ جب کبھی وہ اُس میں جا کر خدا کے فرمان سنتا تو نقاب اُتارتا۔ لیکن نکلتے وقت وہ اُسے دوبارہ منہ پر ڈھانپ دیتا تاکہ اسرائیلی اُس کا چمکتا منہ دیکھ کر ڈر نہ جائیں (خروج 33:7-11؛ 34:29-35)۔

◄ یہ جلال موسیٰ کے چہرے سے کیوں چمکنے لگا؟

یہ شریعت کے جلال کا اثر تھا۔

اسرائیلی شریعت کا یہ جلال برداشت نہیں کر سکتے تھے جو موسیٰ کے چہرے سے چمک رہا تھا۔ عیسیٰ مسیح جب انسان بن گیا تو اُس نے بھی ملاقات کا خیمہ لگایا۔ اُس کے ذریعے ہماری خدا سے ملاقات ممکن ہوگئی ہے۔ جو ناممکن تھا وہ مسیح میں ممکن ہو گیا۔ قدوس خدا سے ملاقات۔ قدوس خدا سے رشتہ۔

شریعت یا مسیح کا فضل؟

یہی وجہ ہے کہ یوحنا فرماتا ہے کہ

اُس کی کثرت سے ہم سب نے فضل پر فضل پایا۔ کیونکہ شریعت موسیٰ کی معرفت دی گئی، لیکن اللہ کا فضل اور سچائی عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے قائم ہوئی۔

(یوحنا 1:16-17)

سینا پہاڑ پر شریعت موسیٰ پر نازل ہوئی، مگر جو کچھ عیسیٰ مسیح سے ملا ہے وہ شریعت سے کہیں بہتر ہے۔

◄ کیوں؟

شریعت ہمیں بتاتی ہے کہ ہمیں کیا کرنا ہے۔ لیکن ہم سب کے سب فیل ہیں۔ ہم میں سے کوئی بھی شریعت کو پورا نہیں کر پاتا۔ اُس کے جلال کے سامنے ہم اسرائیلیوں کی طرح ڈر کر بھاگ جاتے ہیں۔ بار بار ہم شریعت کے تقاضے پورے کرنے سے محروم رہتے ہیں۔ جو سچائی اور وفاداری خدا ہم میں دیکھنا چاہتا ہے وہ بہت ماند پڑی رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عیسیٰ مسیح کی ضرورت ہے۔

وہی خدا کا کلام ہے۔

وہی ہمیں زندگی دیتا ہے۔
وہی ہمیں اپنے نور سے روشن کرتا ہے۔
وہی اپنے فضل سے ہم میں وہ سچائی قائم کرتا ہے جو ہمیں جنت میں داخل ہونے لائق بنا دیتی ہے۔

◄ کیا آپ کو یہ فضل حاصل ہوا ہے؟

انجیل، یوحنا 1:1-18

ابتدا میں کلام تھا۔ کلام اللہ کے ساتھ تھا اور کلام اللہ تھا۔ یہی ابتدا میں اللہ کے ساتھ تھا۔ سب کچھ کلام کے وسیلے سے پیدا ہوا۔ مخلوقات کی ایک بھی چیز اُس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی۔ اُس میں زندگی تھی، اور یہ زندگی انسانوں کا نور تھی۔ یہ نور تاریکی میں چمکتا ہے، اور تاریکی نے اُس پر قابو نہ پایا۔
ایک دن اللہ نے اپنا پیغمبر بھیج دیا، ایک آدمی جس کا نام یحییٰ تھا۔ وہ نور کی گواہی دینے کے لئے آیا۔ مقصد یہ تھا کہ لوگ اُس کی

گواہی کی بنا پر ایمان لائیں۔ وہ خود تو نور نہ تھا بلکہ اُسے صرف نور کی گواہی دینی تھی۔ حقیقی نور جو ہر شخص کو روشن کرتا ہے دنیا میں آنے کو تھا۔

گو کلام دنیا میں تھا اور دنیا اُس کے وسیلے سے پیدا ہوئی تو بھی دنیا نے اُسے نہ پہچانا۔ وہ اُس میں آیا جو اُس کا اپنا تھا، لیکن اُس کے اپنوں نے اُسے قبول نہ کیا۔ تو بھی کچھ اُسے قبول کرکے اُس کے نام پر ایمان لائے۔ اُنہیں اُس نے اللہ کے فرزند بننے کا حق بخش دیا، ایسے فرزند جو نہ فطری طور پر، نہ کسی انسان یا مرد کے منصوبے سے پیدا ہوئے بلکہ اللہ سے۔

کلام انسان بن کر ہمارے درمیان رہائش پذیر ہوا اور ہم نے اُس کے جلال کا مشاہدہ کیا۔ وہ فضل اور سچائی سے معمور تھا اور اُس کا جلال باپ کے اکلوتے فرزند کا سا تھا۔

یحییٰ اُس کے بارے میں گواہی دے کر پکار اُٹھا، ”یہ وہی ہے جس کے بارے میں مَیں نے کہا، ’ایک میرے بعد آنے والا ہے جو مجھ سے بڑا ہے، کیونکہ وہ مجھ سے پہلے تھا۔‘“
اُس کی کثرت سے ہم سب نے فضل پر فضل پایا۔ کیونکہ شریعت موسیٰ کی معرفت دی گئی، لیکن اللّٰہ کا فضل اور سچائی عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے قائم ہوئی۔ کسی نے کبھی بھی اللّٰہ کو نہیں دیکھا۔ لیکن اکلوتا فرزند جو اللّٰہ کی گود میں ہے اُسی نے اللّٰہ کو ہم پر ظاہر کیا ہے۔